شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا تعاقب

14

یحیی بن یعمر البصری کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع

از قلم:

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/ عفا اللہ عنہ

ناشر:

البلاغ اسلامک سینٹر

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

محترم قارئین! فتاوی امن پوری میں ہے:

"درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا، أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ".

"جو کسی عورت کو اپنے خاوند کے متعلق یا غلام کو اپنے آقا کے متعلق برگشتہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں"۔

(مسند الإمام أحمد: 397/2، سنن أبي داود: 2175)

جواب: سند ضعیف ہے۔ یحیی بن یعمر کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں"۔

دیکھیں: (فتاوی امن پوری، قسط: 406، ص: 6)

راقم کہتا ہے کہ:

❁ یحیی بن یعمر البصری رحمہ اللہ کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔

دلائل پیش خدمت ہیں:

❁ پہلی دلیل: ائمہ کرام کے اقوال

(1) امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ (المتوفی: 405ھ):

امام عبدالرحمن السیوطی رحمہ اللہ یحیی بن یعمر کے ترجمے میں فرماتے ہیں:

"قَالَ الْحَاكِم: فَقِيه أديب نحوي مبرز، سمع ابْن عمر وجابرا وَأَبَا هُرَيْرَة، وَأخذ النَّحْو عَن أبي الْأسود".

"امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یحیی بن یعمر البصری فقیہ، ادیب اور ممتاز نحوی ہیں۔ انہوں نے ابن عمر، جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے سنا ہے اور انہوں نے ابو الاسود الدیلی رحمہ اللہ سے نحو کا علم حاصل کیا ہے"۔

(بغية الوعاة بتحقيق محمد أبي الفضل إبراهيم: 345/2، ت: 2150)

امام سیوطی رحمہ اللہ نے مذکورہ قول کہاں سے اخذ کیا، آپ نے اِس کا ذکر نہیں کیا لیکن آپ کے نقل کردہ مکمل اقتباس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آپ نے یہ قول امام حاکم رحمہ اللہ کی کتاب "تاریخ نیساپور" سے نقل کیا ہے جیسا کہ الاکمال لمغلطای سے معلوم ہوتا ہے۔

دیکھیں: (إكمال تهذيب الكمال بتحقيق عادل وأسامة: 390/12، ت: 5227)

(2) امام ابو محمد عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی: 600ھ):

آپ رحمہ اللہ یحیی بن یعمر کے ترجمے میں فرماتے ہیں:

"سمع عبد الله بن عمر بن الخطاب، وعبد الله بن عباس، وجابر بن عبد الله، وأبا هريرة...".

"آپ نے ابن عمر، ابن عباس، جابر بن عبداللہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے سنا ہے"۔

(الكمال بتحقيق شادي بن محمد: 379/9، ت: 6093)

(3) امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ):

آپ رحمہ اللہ یحیی بن یعمر کے ترجمے میں فرماتے ہیں:

"وسمع ابن عباس، وابن عمر، وعائشة، وأبا هريرة، وروى أيضا عن أبي ذر، وعمار بن ياسر رضي الله عنهم".

"آپ نے ابن عباس، ابن عمر، عائشہ، ابو ہریرہ سے سنا ہے اور ابوذر اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی روایت کیا ہے"۔

(معرفة القراء الكبار على الطبقات والأعصار: 67/1، ت:24، الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت)

❁ دوسری دلیل: ائمہ کرام کی تصحیح

زیر بحث حدیث کو فن جرح وتعدیل کے ائمہ کرام نے صحیح یا حسن قرار دیا ہے جو اِس بات کی دلیل ہے کہ زیر بحث حدیث اُن کے نزدیک متصل اور صحیح یا حسن ہے۔ اگر اُن کے نزدیک زیر بحث حدیث منقطع ہوتی تو ہرگز صحیح یا حسن قرار نہیں دیتے۔ واللہ اعلم۔

ائمہ کرام کے نام مع حوالہ پیش خدمت ہیں:

(1) امام ابوحاتم محمد بن حبان البستی، المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی:354ھ):

آپ رحمہ اللہ نے زیر بحث حدیث کو اپنی صحیح میں دو جگہ احتجاجاً جگہ دی ہے۔

دیکھیں: (صحيح ابن حبان بتحقيق شعيب الأرنؤوط: 327/2، ح:568 و 370/12، ح:5560)

(2) امام محیی السنہ حسین بن مسعود البغوی رحمہ اللہ (المتوفی:516ھ):

آپ رحمہ اللہ کے نزدیک زیر بحث حدیث حسن ہے۔

دیکھیں: (مصابيح السنة بتحقيق الدكتور يوسف وغيره: 451/2، ح:2439)

(3) امام عبدالحق بن عبدالرحمن الاشبیلی رحمہ اللہ (المتوفی:581ھ):

آپ رحمہ اللہ نے زیر بحث حدیث کو اپنی کتاب الاحکام الوسطی میں - بلا جرح - جگہ دی ہے جو اِس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ ان کی کتاب کے مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے۔

دیکھیں: (الأحكام الوسطى بتحقيق حمدي السلفي وصبحي السامرائي: 188/3)

ائمہ کرام کے علاوہ محققین کی ایک بڑی جماعت نے زیر بحث حدیث کو صحیح قرار دیا ہے جیسے علامہ البانی، شیخ شعیب ارنؤوط اور اُن کی ٹیم وغیرہ۔

اِس پر مزید یہ کہ میرے علم کی حد تک فن جرح وتعدیل کے کسی بھی امام نے یہ بات نہیں کہی کہ یحیی بن یعمر البصری کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں اور نا ہی فن جرح وتعدیل کے کسی بھی امام نے یحیی بن یعمر، عن ابی ہریرہ کے طریق سے مروی کسی بھی حدیث کو یحیی بن یعمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مابین انقطاع کی علت کی وجہ سے مردود قرار دیا ہے۔ فیما أعلم و اللہ أعلم.

❁ سنن ابی داود کی زیر بحث حدیث شیخ امن پوری کے استاذ فضیلۃ الشیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی حجت ہے۔

شیخ رحمہ اللہ نے سنن ابی داود اور مشکوۃ المصابیح کی تحقیق میں زیر بحث حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

دیکھیں: (سنن أبي داود، ح:2175 و مشكاة المصابيح: 334/2، ح:3263)

اللہ، شیخ امن پوری حفظہ اللہ کو اپنے استاذ کی تحقیق پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁ ایک اہم بات:

میرے علم کی حد تک فن جرح وتعدیل کے کسی بھی عالم نے زیر بحث حدیث کو یہ کہہ کر ضعیف قرار نہیں دیا کہ یحیی بن یعمر البصری کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں۔شیخ امن پوری حفظہ اللہ دنیا کے پہلے شخص ہیں۔اللہ ہمیں محدثین کے علم کا تابع بنائے۔آمین۔

❁ سماع معلوم نہیں ہوسکا:

شیخ حفظہ اللہ نے نقد کا یہ طریقہ-فلاں سے فلاں کا سماع معلوم نہیں-اصول حدیث کی کس کتاب سے اخذ کیا ہے یا فن جرح وتعدیل کے کس امام سے اخذ کیا ہے۔اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔اللہ ہمیں محدثین کے منہج کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

شیخ حفظہ اللہ سے گذارش ہے کہ اپنے اِس جدید منہج کی دلیل پیش کریں اور علم میں اضافہ فرمائیں۔واللہ ولی التوفیق.

❁ خلاصۃ التحقیق:

سنن ابی داود کی زیر بحث حدیث صحیح ہے لہذا شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا سند کو یہ کہہ کر ضعیف قرار دینا کہ یحیی بن یعمر کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں، بلاشبہ باطل اور مردود ہے۔اللہ شیخ محترم کو رجوع کرنے اور حق قبول کرنے کی توفیق دے۔آمین یارب العالمین.

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین.

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/عفا اللہ عنہ

صدر البلاغ اسلامک سینٹر

26-ربیع الاول-1445ھ

12-اکتوبر-2023ء

البلاغ اسلامک سینٹر
AL-BALAGH
ILQAQ ID CEOFUE
We Are Not Responsible
Except For Clear Notification
AIC Mumbra

Subscribe us on
Al-Balagh Islamic Centre
Like Us On
Fb.com/AlBalaghAIC
Join Us On
+91 98337 17414
Follow Us On
aicmumbra